https://farid.ps/articles/constrain_israel_or_we_are_doomed/ur.html

اسرائیل کو محدود کریں ورنہ ہم سب تباہ ہو جائیں گے

دنیا بے بس نظروں سے دیکھ رہی ہے جبکہ اسرائیل کی بے لگام طاقت تشدد کے گرداب میں پھنستی جا رہی ہے، جو بین الاقوامی قانون اور اخلاقیات کے بنیادی ڈھانچے کو آزما رہی ہے۔ 20 ماہ سے غزہ ایک ذبح خانہ بنا ہوا ہے، اور اب اسرائیل کی جارحیت اس سے آگے بڑھ رہی ہے، اقوام متحدہ کے چارٹر کی بے پرواہی سے خلاف ورزی کرتے ہوئے۔ اگر انسانیت اس امتحان میں ناکام ہوئی تو ہم سب تباہ ہو جائیں گے۔

انسانیت کی اسرائیل کے قتل عام کو رو کنے میں ناکامی

اسرائیل کی غزہ میں تقریباً دو سال سے جاری بے رحم مہم، انسانیت کی عمل کرنے میں ناکامی کا ایک یادگار ہے۔ 54,000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں 90 فیصد شہری ہیں، 23 لاکھ افراد بے گھر ہوئے ہیں اور 90 فیصد بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے۔ یہ تشدد، تناسب یا تحمل سے خالی، بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ پھر بھی، عالمی رد عمل نیم دلانہ رہا ہے، فائربندی کے مطالبات کو بار بار نظر انداز کیا گیا۔ 2025 کے اوائل میں طے پانے والی واحد فائربندی کو اسرائیل نے جلد ہی ترک کر دیا، جب اس نے اپنی جارحیت دوبارہ شروع کی اور امن کو صاف طور پر مسترد کر دیا۔ یہ انکار ایک خطرناک استثنیٰ کو اجاگر کرتا ہے، جو مغرب کی غیر متزلزل حمایت سے تقویت پاتا ہے۔

پڑوسی ممالک پر غیر قانونی حملے

اسرائیل کی جارحیت غزہ سے آگے بڑھتی ہے، جو پڑوسی ممالک کو بلا اشتعال اور غیر قانونی حملوں کا نشانہ بناتی ہے، جو اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ جون 2025 میں آپریشن رائزنگ لائن نے ایران کے نطنز ایٹمی تنصیب، میزائل اڈوں اور IRGC کمانڈرز پر حملہ کیا، جس میں زیادہ تر شہری ہلاک ہوئے۔ اس عمل کو عالمی سطح پر جارحیت کے طور پر مذمت کی گئی، جو بین الاقوامی قانون کے تحت جواز سے خالی ہے۔ اسی طرح، شام، لبنان اور یمن پر حملوں نے علاقائی عدم استحکام کو بڑھایا، سب بغیر کسی فوری خطرے کے ثبوت کے۔ یہ اقدامات ریاستی دہشت گردی کے ایک نمونے کا حصہ ہیں جسے انسانیت محدود کرنے میں ناکام رہی ہے۔

فائربندیوں کی نفی اور وٹکاف کا دھوکہ

اسرائیل کا 2025 میں طے شدہ فائربندی سمیت تمام فائربندیوں کے مطالبات کو مسترد کرنا اس کے امن کے لیے بے اعتنائی کو ظاہر کرتا ہے۔ امریکی ایلچی اسٹیو وٹکاف کی دوغلی پالیسی اعتماد کو مزید کمزور کرتی ہے۔ مئی 2025 میں، وٹکاف نے حماس کو دھوکہ دیا کہ وہ اسرائیلی-امریکی جنگی قیدی ایڈن ایگزینڈر کو رہا کرے، امداد اور فائربندی کا وعدہ کر کے جو کبھی پورا نہیں ہوا۔ اس دھوکے نے نہ صرف امریکہ کی غیر جانبدار مذاکراتی حیثیت کی قانونی حیثیت کو ختم کیا بلکہ اسرائیل کے فوجی برتری کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیے جانے والے جوڑ توڑ کے حربوں کو بھی بے نقاب کیا، جس سے فلسطینیوں کے لیے امن کا کوئی قابل عمل راستہ نہیں بچا۔

صیہونی تشدد کی تاریخی وراثت

تاریخی طور پر، اسرائیل کے اقدامات تشدد کی ایک وراثت میں جڑیں رکھتے ہیں جو 1940 کی دہائی میں برطانوی راج کے خلاف صیہونی بغاوت سے شروع ہوئی۔ ارگن اور لیہی نے برطانوی افواج کو نکالنے اور یہودی ریاست قائم کرنے کے لیے دہشت گردی کا استعمال کیا، 1948 میں دیر یاسین جیسے فلسطینی دیہاتوں کا قتل عام کیا جہاں 107 شہری ہلاک ہوئے۔ دہائیوں کی قبضہ، بستیوں کی توسیع اور تشدد اس کے بعد ہوا، جس کا اختتام حماس کے اس دہشت گردی کے رد عمل کے طور پر ابھرنے پر ہوا۔ تشدد کا یہ چکر، جو ریاستی اور غیر ریاستی اداکاروں کے لیے مختلف معیارات سے برقرار ہے، انسانیت کی اندرونی بادشاہتوں کو محدود کرنے کی جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے۔

ریاستی اور غیر ریاستی اداکاروں کے لیے نتائج میں تفاوت

ریاستی بمقابلہ غیر ریاستی اداکاروں کے لیے نتائج میں تفاوت بین الاقوامی قانون کی واضح ناکامی ہے۔ حماس کا 7 اکتوبر 2023 کا حملہ دہشت گردی کہلاتا ہے، لیکن اسرائیل کے ہاتھوں بہت زیادہ شہری ہلاکتیں ریاستی استثنیٰ کی وجہ سے اس عہدہ سے بچ جاتی ہیں۔ یہ دوہرا معیار تاریخی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے جو بادشاہوں کو محدود کرنے کی تھی، جہاں الٰہی حق نے ایک زمانے میں حکمرانوں کو ذمہ داری سے محفوظ رکھا تھا، یہاں تک کہ انقلابات اور قانونی اصلاحات نے قانون کے سامنے برابری کا مطالبہ کیا۔ غزہ میں جنگی جرائم کے لیے نیتن یاہو اور گلانت کے خلاف ICC کے وارنٹ نافذ نہیں ہو رہے، اور امریکی ویٹو کی وجہ سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ناکامی عالمی عمل کو مزید مفلوج کر دیتی ہے۔

ICC اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ناکامی

جنگی جرائم کے واضح ثبوتوں کے باوجود نیتن یاہو اور گلانت کے خلاف ICC کی وارنٹ نافذ کرنے کی نااہلی، اور امریکی ویٹو کی وجہ سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا تعطل، ریاستی اداکاروں کے حق میں منظم تعصب کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ بے بسی بین الاقوامی قانون کی بنیادوں کو کمزور کرتی ہے، ایک ایسی بنیاد جسے انسانیت کو زندہ رہنے کے لیے دوبارہ تعمیر کرنا ہوگا۔ اسرائیل کے اقدامات، ان اداروں کی طرف سے غیر محدود، بڑھتے جا رہے ہیں، جو فوری اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جوہری برتری اور تعمیل سے انکار

اسرائیل کی جوہری برتری ایک اور خطرے کی تہہ جوڑتی ہے۔ 1960 کی دہائی میں امریکہ سے انتہائی افزودہ یورینیم چوری کر کے اور جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر کے، اسرائیل بین الاقوامی نگرانی سے باہر ایک جوہری طاقت بن گیا۔ اس کے تخمینہ شدہ 90–400 جنگی سر ایک وجودی خطرہ ہیں، خاص طور پر سیمسن آپشن، جو آخری حربے کے طور پر جوہری جوابی کارروائی کی ایک نظریہ ہے۔ IAEA کے معائنوں کی اجازت دینے سے یہ انکار علاقائی عدم استحکام کو بڑھاتا ہے، جبکہ پڑوسی ردعمل دیتے ہیں۔

ایران کا جوابی کارروائی کا حق اور اسرائیل کی کمزوریاں

اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت ایران کو اسرائیل کے غیر قانونی حملوں کے بعد خود دفاع کا حق حاصل ہے۔ جون 2025 میں اس کی جوابی کارروائی، 100–300 میزائلوں کے لانچ کے ساتھ، اسرائیل کے دفاع کو توڑ دیا، ایرو 2/3 سسٹمز کی کمزوریوں کو بے نقاب کر دیا۔ ایران کی تیاری، 3,000 سے زیادہ میزائلوں کے ذخیرے اور ہائپر سونک صلاحیتوں کے ساتھ، یہ بتاتی ہے کہ اسرائیل ہفتوں کے اندر انٹرسیپٹرز ختم کر سکتا ہے، ایک منظر نامہ جو محدود ذخائر کے تخمینوں سے تعاون یافتہ ہے۔ یہ تصاعد اسرائیل کی بے لگام جارحیت کے خطرات کو اجاگر کرتا ہے۔

پاکستان کی جوہری روک تھام

پاکستان کا یہ عہد کہ اگر اسرائیل ایران پر جوہری حملہ کرتا ہے تو وہ جوہری جوابی کارروائی کرے گا، ایک روک تھام کی متحرکیت متعارف کراتا ہے، جو ممکنہ طور پر تباہی کو روکتا ہے لیکن خطرات کو بھی بڑھاتا ہے۔ 160–190 جنگی سروں اور شاہین-III

میزائلوں کے ساتھ، پاکستان اسرائیل کو نشانہ بنا سکتا ہے، جو انسانیت کے سامنے آنے والے کنارے کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ جوہری تعطل ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اخلاقی اور قانونی اصولوں کو برقرار رکھیں، چاہے اس سے تنازعہ کا خطرہ ہو۔

نتیجہ: انسانیت کے لیے ایک امتحان

اسرائیل کے اقدامات اور استثنیٰ انسانیت کے لیے ایک امتحان ہیں۔ ہمیں بین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنا چاہیے، نیک نیتی سے عمل کرنا چاہیے، اور ریاستی دہشت گردی کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالنا چاہیے، چاہے اس کا مطلب سیمسن آپشن کا مقابلہ کرنا ہو۔ ایک ایسی دنیا جو وحشت میں گر چکی ہے، جہاں ریاستی دہشت گردی بے لگام راج کرتی ہے، جوہری جنگ سے بدتر ہے۔ اسرائیل کو محدود کریں، ورنہ ہم سب تباہ ہو جائیں گے۔